71213 ـ رمضان المبارك میں دن كے وقت مشت زنی اور عورت سے مباشرت كر كے انزال كرنا

سوال

اگر كوئی شخص مشت زنی كرے، یا بیوى سے جماع كیے بغیر بوس كنار سے ہی منی خارج ہو جائے تو كیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟ اور اس كے ذمہ كیا واجب آتا ہے ؟ اور كیا اس كا كفارہ بھی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمد للہ:

اول:

مشت زنی كرنا حرام ہے، اس كی تفصیل سوال نمبر (329) كے جواب میں بیان ہو چكی ہے، اور پھر رمضان المبارك میں تو اس كی حرمت اور بھی شدید ہو جاتی ہے.

دوم:

مشت زنی كرنا اور اسی طرح عورت كے ساتھ بوس و كنار كرنا حتی كہ منی خارج ہوجانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو شخص بھی ایسے فعل كا مرتكب ہو اسے اس حرام فعل پر اللہ تعالی كے سامنے توبہ و استغفار كرنی چاہیے، اور جو روزہ اس نے خراب كیا ہے اس كی قضاء میں ایك روزہ ركھنا ہوگا، اور اس پركفارہ نہیں؛ كیونكہ كفارہ رمضان المبارك میں روزے كی حالت میں جماع كیے بغیر واجب نہیں ہوتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

اور اگر كسی نے مشت زنی كی تو اس نے حرام فعل كا ارتكاب كیا، اگر منی خارج نہ ہوئی ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیكن اگر منی خارج ہوگئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا " انتہی.

دیكھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 363).

اور ابن قدامہ ایك دوسری جگہ پر یہ كہتے ہیں:

" جب اس نے " یعنی بیوی كا " بوسہ لیا اور منی خارج ہوگئی تو ہمارے علم كے مطابق بغیر كسی اختلاف كے اس كا روزہ ٹوٹ گیا " انتہی.

دیكھیں: مغنی ابن قدامہ (4 / 361).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" جب عورت سے فرج كے علاوہ كہیں اور مرد اپنی شرمگاہ كے ساتھ مباشرت كرے، یا اس كا بوسہ لے، یا عورت كے جسم كو ہاتھ وغیرہ سے چھوئے اگر تو ایسا كرنے سے اس كی منی خارج ہوگئی تو اس كا روزہ باطل ہے، اور اگر منی خارج نہیں ہوتی تواس كا روزہ باطل نہیں.

حاوی وغیرہ كے مصنف نے بیان كیا ہے كہ فرج (یعنی عورت كی شرمگاہ) كے علاوہ كہیں اور مباشرت كرنے، یا بوسہ لینے سے انزال ہو جائے تو روزہ باطل ہونے پر اجماع ہے " انتہی مختصرا.

دیكھیں: المجموع للنووی (6 / 349).

اور بدایۃ المجتهد میں ہے:

سب ۔ یعنی سب آئمہ ۔ كا كہنا ہے كہ جس نے بھی بوس و كنار كیا اور اس كی منی خارج ہو گئی تو اس كا روزہ ٹوٹ گیا " انتہی.

دیكھیں: بدایۃ المجتهد (1 / 382).

اور ابن عبد البر " الاستذكار " میں رقمطراز ہیں:

" میرے علم كے مطابق كسی عالم دین نے بھی روزے دار كے لیے ایك شرط كے بغیر عورت كا بوسہ لینے كی رخصت نہیں دی، وہ شرط یہ ہے كہ ایسا كرنے كے نتیجہ میں جو كچھ ہوتا ہے اس سے سلامت رہتا ہو، اور جس كے متعلق یہ علم ہو كہ ایسا كرنے كے نتیجہ میں روزہ ٹوٹنے كے اسباب پیدا ہو سكتے ہیں، تو اس شخص كو ایسا كرنے سے اجتناب كرنا ہوگا " انتہی.

دیکھیں: الاستذکار (3 / 296).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب کسی شخص کو اپنے متعلق علم ہو کہ بیوی سے بوس و کنار کرنے سے اس کا انزال ہو جاتا ہے، تو اس کے لیے بیوی سے بوس و کنار کرنا حلال نہیں، کیونکہ بعض لوگوں کو انزال بہت جلد ہوجاتا ہے، مثلا اگر وہ بیوی سے بوس و کنار کرے تو اس کی منی خارج ہو جاتی ہے، تو ہم ایسے شخص کو کہینگے کہ:

جب آپ کو انزال کا خدشہ ہے تو آپ کے لیے (روزے کی حالت میں) بیوی سے بوس و کنار کرنا حلال نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (237).

اور الشرح الممتع میں کہتے ہیں:

" اگر کسی بھی وسیلہ اور طریقہ سے سے منی نکالی جائے، چاہے مشت زنی کر کے یا زمین وغیرہ پر رگڑ کے، یا کسی اور طریقہ سے منی خارج کی جائے تو ایسا کرنے سے اس کا روزہ خراب ہو جائیگا، آئمہ اربعہ امام مالك، امام شافعی، امام ابو حنیفہ، امام احمد رحمہم اللہ سب اسی کے قائل ہیں.

لیکن ظاہری اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: مشت زنی سے روزہ خراب نہیں ہوتا چاہے منی خارج بھی ہو جائے، کیونکہ اس سے روزہ ٹوٹنے کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں، اور اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل ملے بغیر ہم اللہ کے بندوں کی عبادت فاسد نہیں کر سکتے.

لیکن میرے نزدیك اس سے روزہ ٹوٹنے کا استدلال دو طرح سے ہو سکتا ہے، باقی علم اللہ کے پاس ہے:

پہلی وجہ: نص ہے، کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی نے روزے دار کے متعلق فرمایا ہے:

" وہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میری وجہ سے ترك کرتا ہے "

اور مشت زنی کرنا، اور منی خارج کرنا دونوں ہی شہوت ہیں، منی پر شہوت کے نام کا اطلاق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تم میں سے ہر ایك کے عضو میں بھی صدقہ ہے، صحابہ کرام عرض کرنے لگے: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں کوئی ایك اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اس کا بھی اجروثواب ملے گا؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر کوئی اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اس کو اس کا گناہ ہوگا ؟ تو اسی طرح حلال میں رکھنے پر اسے اجروثواب بھی ملتا ہے "

اور جو چیز رکھی جاتی ہے وہ منی ہے.

دوسری وجہ:

قیاس ہے:

ہم یہ کہینگے کہ: سنت نبویہ میں جان بوجھ کر قئ کرنے والے اور سنگی لگوا کر خون نکلوانے والے کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر ملتا ہے، اور یہ دونوں ہی جسم کو کمزور کرتی ہیں.

معدہ سے کھائی ہوئی چیز نکلنے سے ظاہر ہے جسم میں کمزوری اور نقاہت پیدا ہوتی ہے، اور منی خارج ہونے سے بھی بلا شك و شبہ جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اسی لیے غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ بدن میں چستی اور نشاط واپس پلٹ آئے، تو اس طرح یہ قئ اور سنگی لگوانے پر قیاس ہو گا.

اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ: جب منی شہوت کے ساتھ خارج ہو تو یہ دلیل اور قیاس کی بنا پر روزہ توڑ دےگی " انتہی باختصار.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 234 ـ 235).

ان دونوں دلیلوں شہوت پوری کرنے، اور بدن کمزور ہونے سے ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس پر استدلال کیا ہے کہ: مشت زنی کرنا روزہ توڑ دیتی ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 251).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" روزے کی حالت میں عمدا اور جان بوجھ کر مشت زنی کی جائے اور منی خارج ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر فرضی روزہ ہو تو اسے اس روزہ کی قضاء میں ایك روزہ ركھنا ہو گا، اور اس كے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار بھی کرنا ہوگی؛ کیونکہ نہ تو روزے کی حالت میں مشت زنی کرنا جائز ہے، اور نہ ہی روزے کے بغیر، لوگ اسے سری عادت کا نام بھی دیتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 267).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" رمضان المبارك یا رمضان کے علاوہ کسی بھی وقت مشت زنی کرنا حرام ہے، یہ فعل جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے تو بلا شبہ (ان سے جنسی خواہش پوری کرنے میں) وہ ملامت زدہ نہیں، پھر جو کوئی بھی اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرے یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں المؤمنون (5 ـ 7).

اس بنا پر جو شخص بھی رمضان المبارك میں روزے کی حالت میں ایسا فعل کرے اسے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرنا ہوگی، اور وہ اس روزے کی قضاء بھی ادا کرےگا جس میں اس نے مشت زنی کا ارتکاب کیا اور اس کے ذمہ کفارہ واجب نہیں؛ کیونکہ کفارہ تو خاص کر جماع میں واجب ہوتا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 256).

واللہ اعلم .